

خلافت راشدین کا دور

باسمہ تعالیٰ

نخستین نبوت نازلہ بار

اس کتابچہ میں مذہب شیعہ کی معتبر اور مستند کتب حدیث سے قرآن مجید اور اصحابِ رسولؐ کے بارہ میں عبارات نقل کی گئی ہیں۔ عبارات کا بنیاد مطالعہ فرما کر ایسے عقائد و نظریات رکھنے والے گروہ کے بارہ میں

فیصلہ آپ کریں

مرتب

ابومعاویہ محمد اعظم طارق

چیلنج
اس کتابچہ میں دیئے گئے حوالہ جات میں سے غلط حوالہ ثابت کرنے والے کو دس ہزار روپے فی حوالہ انعام دیا جائے گا۔

شائع کردہ: انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کراچی

عرض مؤلف

محمدؐ ونصلی علیہ وسلم الکریم ، اما بعد

قارئین محترم اس وقت جو کتابچہ آپ کے ہاتھ میں ہے اس کو ترتیب دینے کا مقصد ہر مسلمان کو قرآن مجید اور اصحاب رسولؓ کے بارہ میں شیعہ مذہب کے عقائد و نظریات سے آگاہ کرنا ہے اختصار کے پیش نظر مذہب شیعہ کی مستند کتب کے حوالہ جات پر اکتفاء کیا گیا ہے۔ ورنہ اس موضوع پر کتب شیعہ میں پائے جانے والے وافر مواد کی وجہ سے ایک ضخیم کتاب ترتیب دی جاسکتی ہے۔

اس کتابچہ میں بعض جگہ عربی اور فارسی عبارات کے اردو ترجمہ ہی پر اکتفاء کیا گیا ہے اور بعض مواقع پر تین تین چار چار صفحات کے مضامین کو مختصراً بیان کیا گیا ہے تاہم اصلی مضمون سے عین مطابقت کا خیال رکھا گیا ہے۔

اختصار کی اصل وجہ کم سے کم صفحات میں زیادہ سے زیادہ مواد کو جمع کرنا ہے۔

آپ حضرات اس کتابچہ کا بخور مطالعہ فرما کر اس کے ساتھ منسلک سوالنامہ کو پُر کر کے اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ اس حقیر سی کوشش کو قبول فرما کر مقصد تحریر کو کامیابی سے ہمکنار

مکمل قرآن مجید کسی کے پاس نہیں

○ جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر کے والد (امام باقر) سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کسی شخص کو یہ کہنے کی جرات و طاقت نہیں کہ اس کے پاس مکمل قرآن ہے اس کا ظاہر بھی اور باطن بھی سوائے اوصیاء کے

اصول کافی ص ۱۷۸ مطبوعہ تہران ۱-۵

موجودہ قرآن نامکمل کیوں ہے؟ جواب اس لیے کہ

○ ابوبصیر کی روایت ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی. وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فِي زَلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْاِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَتَدْفَرُ فَارْقُودًا عَظِيمًا

اصول کافی ص ۳۴۲

○ امام جعفر صادق سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے یا ایہا الذین اتوا الكتاب امنوا بما نزلنا فی علی نوراً مبیناً

اصول کافی ص ۳۴۵

○ امام جعفر صادق سے ابوبصیر کی روایت ہے کہ سورہ معارج کی پہلی آیت سنال سائل آیت کے بارہ میں آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جبرائیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اس طرح لیکر نازل ہوئے تھے سنال سائل بعد ذاب واقع للكفرین بولایة علی لیس له دافع اصول کافی ص ۳۴۹

○ امام باقر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جبرئیل یہ آیت اس طرح لیکر

نازل ہوئے۔ ان الذین ظلموا آل محمد حقہم لمریکن اللہ
 لیغفرلہم ولا یہدیہم طریقاً..... آیۃ پھر فرمایا یا ایھا الناس
 قد جاءکم الرسول من ربکم فی ولایۃ علی فانمویخروا لکمروان
 تکفرو بولایۃ علی فان للہ ما فی السموات وما فی الارض..... آیۃ
 اصول کافی ص ۳۵

○ عبداللہ بن ثانی کی امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ آیت ولقد
 عهدنا الی ابرہمن قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمۃ و حسن والحسین
 والائمة علیہم السلام من ذریعہم ففسی اللہ کی قسم اس طرح نازل
 ہوئی تھی۔
 اصول کافی ص ۳۴

(مندرجہ بالا احوالہ جات میں خط کشیدہ کلمات موجودہ قرآن میں نہیں ہیں)
 اختصار کے پیش نظر ان پانچ مثالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے ورنہ اسی کتاب
 میں ایسی بیسیوں مثالیں بیان کی گئی ہیں (مرتب) ہر صاحب عقل و دانش اس
 سے اندازہ لگا سکتا ہے کہ ان روایتوں کا معنی و مفہوم سوائے اس کے اور کچھ
 بھی نہیں کہ معاذ اللہ موجودہ قرآن مجید تحریف سے محفوظ نہ رہ سکا۔ اور خالق کائنات
 اس اعلان کے بعد انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون یعنی ہم ہی نے
 یہ قرآن اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں، ابھی اپنے کلام کی
 حفاظت نہ کر سکا۔ چودہ صدیوں سے پوری امت مسلمہ اس ممکن مضابطہ حیات
 سے محروم چلی آرہی ہے جسے مالک الملک نے اس امت کی راہنمائی کے لئے
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا تھا۔

قرآن مجید میں تحریف کو ثابت کرنے والی روایات کی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے

○ علامہ نوری طبرسی اپنی کتاب فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب
پر ایک ضخیم کتاب ہے جس کا عنوان ہی یہ ہے کہ قرآن مجید میں تحریف کو ثابت
کرتا، میں لکھتے ہیں کہ

ترجمہ ۱۔ بارہویں دلیل ائمہ معصومین کی وہ روایات ہیں جو قرآن کے
بارے میں وارد ہوئی ہیں جو بتلاتی ہیں کہ قرآن کے بعض کلمات
اور اس کی آیتوں اور سورتوں میں ان صورتوں میں سے کسی
ایک صورت کی تبدیلی کی گئی ہے جن کا تو پہلے ذکر کیا جا چکا ہے
اور وہ روایات بہت زیادہ ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے جلیس
القدر محمد ثانی، سید نعمت اللہ جزائری نے اپنی بعض تصانیف
میں فرمایا ہے جیسا کہ ان سے نقل کیا گیا ہے کہ قرآن میں اس تحریف
اور تغیر و تبدل کو بتلانے والی ائمہ اہل بیت کی حدیثوں کی تعداد دو ہزار
سے زیادہ ہے۔ اور ہمارے اکابر علماء کی ایک جماعت نے مثلاً
شیخ مفید، محقق داماد اور علامہ مجلسی نے ان حدیثوں کے مستغنیض اور
مشہور ہونے کا دعوائی کیا ہے اور شیخ طوسی نے بھی تبیان میرے
بصراحت لکھا ہے کہ ان روایتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

حضرت علی کا فرمان - منافقین نے ایک آیت کے درمیان سے تہائی قرآن سے زیادہ ساقط کر دیا

○ صاحب احتجاج طبرسی نے حضرت علی کا ایک زندیق کے ساتھ طویل مکالمہ نقل کیا ہے اس مکالمہ میں وہ زندیق حضرت علی پر ایک اعتراض کرتا ہے کہ آیت وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکھواما طاب لکم من النساء..... الایۃ میں شرط وجزا کے درمیان وہ تعلق اور جوڑ نہیں ہے جو شرط وجزا میں ہونا چاہیے۔

اس کا جواب حضرت علیؑ کی زبان سے یہ نقل کیا گیا ہے

هو مما قدمت ذکوره من اسقاط المنافقین من القرآن
وبین القول فی الیتامی و بین نکاح النساء من الخطاب والقصص
اکثر من ثلث القرآن۔

ترجمہ: یہ اسی قبیل سے ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ یعنی منافقین نے قرآن میں سے بہت کچھ ساقط کر دیا ہے۔ اور اس آیت میں (یہ تعریف ہوا ہے) ان خفتم فی الیتامی اور فانکھواما طاب لکم من النساء کے درمیان ایک تہائی قرآن سے زیادہ تھا (جو ساقط اور غائب کر دیا گیا ہے) اسمیں خطاب تھا اور قصص تھے۔

اصل قرآن موجودہ قرآن سے دو حصے بڑا تھا

○ بشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ قرآن جو جریر ثعلبی علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لیکر نازل ہوئے تھے ہمیں (۱۷۰۰۰) سترہ ہزار آیتیں تھیں
اصول کافی ج ۲ - ص ۲۶۳

اور موجودہ قرآن مجید میں خود شیعہ مصنفین کے لکھنے کے مطابق کل ساڑھے چھ ہزار آیت بھی نہیں)

اصلی قرآن وہ تھا جو حضرت علی نے مرتب فرمایا تھا وہ امام غائب کے پاس ہے اور موجودہ قرآن سے مختلف ہے

○ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس نے پورا قرآن جمع کیا ہے جس طرح نازل کیا گیا ہے وہ کذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تمیز کے مطابق قرآن کو صرف حضرت علی ابن ابی طالب ہی نے جمع کیا اور ان کے بعد ائمہ علیہ السلام نے اسکو محفوظ رکھا
اصول کافی ج ۱ - ص ۱۷۸

○ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب قائم (یعنی امام مہدی غائب) ظاہر ہوئے تو وہ قرآن کو اصلی اور صحیح طور پر پڑھیں گے اور قرآن کا وہ نسخہ نکالیں گے جسکو حضرت علی نے لکھا تھا اور امام جعفر نے یہ بھی فرمایا کہ جب حضرت علی علیہ السلام نے اسکو لکھ لیا اور پورا کر لیا تو لوگوں (یعنی ابو بکرؓ و عمرؓ وغیرہما) سے کہا کہ یہ اللہ کی کتاب ہے۔ ٹھیک اس کے مطابق جس طرح اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی تھی۔ میں نے اسکو لوحین سے جمع کیا ہے۔ تو ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس صحیح مصحف موجود ہے اور ہمیں پورا قرآن موجود ہے۔ ہم دیکھیں اور جمع

کئے ہوئے اس قرآن کی ضرورت نہیں۔ تب حضرت علی نے فرمایا اللہ کی قسم
اب آج کے بعد تم اسکو دیکھ بھی نہ سکو گے۔ اصول کافی ج-۲ ص ۶۳

○ ابی ذر غفاری روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
وفات پائی تو حضرت علی نے قرآن جمع کیا اور اس کو ہاجرین و انصار کے سامنے پیش
کیا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو وصیت فرمائی تھی۔ پس جب ابو بکر
نے اس قرآن کو کھولا تو پہلے ہی صفحہ پر قوم کی رسوائی کا ذکر تھا۔ پس عمر اچھل پڑے
اور کہا کہ اے علی اسکو لے جاؤ ہمیں اسکی کوئی حاجت نہیں۔ پھر ان لوگوں نے زید بن
ثاہت کو جو قاری القرآن تھے بلایا اور اس سے عمر نے کہا بے شک علی قرآن لائے
تھے اور ہمیں ہاجرین و انصار کی رسوائی اور ہتک پائی جاتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ
قرآن مجید کو اس طرح سے تالیف کریں کہ ہاجرین و انصار کی جو ہتک اور رسوائی کی باتیں
میں انہیں ساقط کر دیں۔ زید نے اس ذمہ داری کو قبول کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح تم
لوگ چاہتے ہو اگر میں نے ویسے قرآن تالیف کر دیا اور پھر علی نے اپنے

تالیف کردہ قرآن کو ظاہر کر دیا تو کیا تمہارا یہ سارا کسا راعمل باطل نہیں ہو جائے گا۔ عمر
نے کہا پھر کیا حیلہ ہو سکتا ہے۔ زید نے کہا کہ حیلہ تم زیادہ جانتے ہو۔ پس عمر نے کہا کہ
اس کے سوا اور کیا حیلہ ہو سکتا ہے کہ ہم اسے (یعنی علی کو) قتل کر دیں اور اس سے
آرام پائیں۔ پس خالد بن ولید کے ذریعہ علی کے قتل کی تدبیر طے پائی مگر وہ اس پر
قاد نہ ہو سکا۔ احتجاج طبرسی ص ۵۴-۵۵

مندرجہ بالا حوالہ جات کو پڑھ کر ممکن ہے کسی
مسلمان کے دل میں ان جلیل القدر شخصیات کے
ضروری وضاحت
بارے میں کوئی بغض یا نفرت کا مادہ پیدا ہو جائے۔ اس لئے اس موقع پر یہ جان لینا
چاہئے کہ جن کتب سے یہ حوالہ جات نقل کیے گئے ہیں یقیناً وہ مذہب شیعہ کے

بنیادی اور مستند کتابیں ہیں لیکن اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ ان کتب میں بیان کردہ روایات جن عظیم المرتبت، ستیوں (یعنی حضرت علی، حضرت امام باقر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی طرف منسوب کی گئی ہیں یہ حضرات ان کتب کے معرض وجود میں آنے سے قریباً ڈیڑھ صدی قبل اس دنیا سے تشریف لے جا چکے تھے۔ چنانچہ یہ کتب محض ملت اسلامیہ کے اتحاد و اتفاق کو ختم کر کے افتراق و انتشار کی فضا قائم کرنے کیلئے ایک عظیم سازش کے تحت تصنیف کی گئیں دشمنان اسلام نے من گھڑت جھوٹی روایات اور بے سرو پا داستانیں تراش کر انہیں ان حضرات کی طرف منسوب کر دیا۔ جبکہ ان حضرات کی پوری زندگی اس بات کا واضح ثبوت پیش کرتی ہے کہ جو کچھ ان کی طرف منسوب کیا گیا ہے اس تمام کی حیثیت ایک افسانہ سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ مثلاً حضرت علی کا ان حضرات کے ہاتھ پر بیعت فرمانا۔ انکی آئندہ میں نمازیں ادا فرمانا۔ ان سے رشتہ ناطہ جوڑنا اپنی اولاد کے نام حضرات ابو بکر و عمر و عثمان کے نلام پر لکھنا۔ جس کا خود شیعہ حضرات کو بھی اقرار کرنا پڑتا ہے۔

آج کل بعض شیعہ مذہب سے تعلق رکھنے والے راہنما محض عوام الناس کی آنکھوں میں دھول بھونکنے کیلئے

ایک مطالبہ

بڑی شد و مد سے پراپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ ہم تحریف قرآن کے قائل نہیں ہیں بلکہ یہ ہمارے اوپر بے بنیاد الزام عائد کیا جاتا ہے۔ ہم ان راہنماؤں سے ایک نخلصاً مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ حضرات پھر مندرجہ ذیل کتب کی حیثیت اور ان کے مصنفین کے بارے میں فتویٰ صادر فرمائیں۔

اصول کافی۔ احتجاج طبرسی۔ تفسیر قمی۔ تفسیر العیاش۔ تفسیر صافی۔ رجال کشی۔ فصل الخطاب۔ یہ وہ مشہور کتب ہیں جنہیں تحریف قرآن کو ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کی گئی ہے۔ فتویٰ جاری فرمائیں یا آنا کہ انکے مصنفین اور ان کتب کے

پیر و کار مسلمان ہیں یا کافر ۲ آیا کہ ان کتب کو جلا یا جلے یا زیادہ سے زیادہ شائع کیا جائے۔

اصحاب رسول پر تبرّی کی ایک جھلک

ابوبکر و عمر دونوں کافر ہیں

○ آزاد کردہ حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام از آنحضرت پرسید کہ مرا بر تو حق خدمت است مرا خبر دہ از حال ابوبکر و عمر حضرت فرمود ہر دو کافر ہوں نہ
حق الیقین ص ۵۴۲

ترجمہ :- حضرت علی بن حسین سے اس کے آزاد کردہ غلام نے دریافت کیا..... کہ مجھے ابوبکر و عمر کے حال سے آگاہ فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا کہ دونوں کافر تھے

ابوبکر و عمر فرعون و ہامان ہیں

○ مفصل پرسید کہ مراد از فرعون و ہامان در این آیت چیست حضرت فرمود کہ مراد ابوبکر و عمر است
حق الیقین ص ۲۶۸

ترجمہ :- مفصل نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں فرعون و ہامان سے کون مراد ہیں حضرت نے فرمایا ابوبکر و عمر۔

ابوبکر و عمر عثمان و معاویہ جہنم کے صندوق ہیں

○ امام جعفر سے منقول ہے کہ جہنم میں ایک کنواں ہے کہ اہل جہنم اس کنویں کے عذاب کی شدت و حرارت سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور پھر اس کنویں میں آگ کا ایک صندوق ہے جسکی شدت و حرارت کے عذاب سے اس کنویں والے پناہ مانگتے

ہیں۔ اس کنوئیں میں چھ آدمی پہلی امتوں کے۔ حضرت آدم کا بیٹا قابیل جس نے بائبل کو قتل کیا تھا۔ نمرود فرعون اور بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے والا سامری ہو گا اور چھ آدمی اس امت سے ہونگے۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ معاویہ۔ خوارج کا سربراہ اور ابن ملجم۔

حق البقین ص ۵۲۲

ابوبکر و عمر شیطان سے زیادہ شقی ہیں

○ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی فرماتے ہیں کہ ایک دن کونہ سے باہر نکلا تو اچانک شیطان سے ملاقات ہو گئی میں نے شیطان سے کہا تو مجب گمراہ شقی ہے۔ تو شیطان نے کہا امیر المؤمنین آپ ایسا کیوں کہتے ہیں۔ خدا کی قسم میں نے آپ والی بات خدا تعالیٰ کے سامنے جبکہ ہمارے درمیان کوئی تیسرا نہ تھا نقل کی تھی..... کہ الہی میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے مجھ سے زیادہ شقی تر پیدا نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں میں نے تجھ سے زیادہ شقی تر مخلوق پیدا کی ہے۔ جاؤ جہنم کے خازن سے میرا سلام کہو اور اسے کہو کہ مجھ کو انکی صورت اور جگہ دکھاؤ..... میں نے اس سے کہا تو خازن جہنم مجھے لیکر اول دم سوم چہارم پنجم اور ششم وادی جہنم سے ہوتا ہوا ساتویں جہنم کی وادی میں پہنچا..... وہاں کیا دیکھا کہ دو شخص ہیں کہ ان کی گردن میں آگ کی نعریں ڈالی ہوئی ہیں اور انہیں ادپر کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اوپر ایک گروہ کھڑا ہوا ہے جن کے ہاتھ میں آگ کے گرز ہیں وہ ان دو کے سر پر مارتے ہیں۔ میں نے مالک جہنم سے پوچھا یہ کون ہیں تو اس نے کہا کہ ساقی عرش پر لکھا ہوا نہیں دیکھنا کہ یہ..... ابوبکر و عمر ہیں۔

حق البقین ص ۵۲۹

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے منبر پر ابوبکر کی سب سے پہلی بیعت، عبادت گزار بوڑھے کی شکل میں شیطان کرے گا۔ حق یقین ص ۱۶۷
 عمر کبھی انسان اور کبھی شیطان ہوتا تھا۔ ص ۲۶۳

حضور پر قاتلانہ حملہ کرنے والے چودہ منافق

چودہ منافقین..... جن میں سے نو قریش سے ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، ابو عبیدہ بن جراح، معاویہ بن ابی سفیان، عمرو بن عاص، اور پانچ دوسرے۔ ابو موسیٰ اشعری، مغیرہ ابن شعبہ، اوس بن حدان، ابو ہریرہ، ابو طلحہ انہوں نے رات کی تاریکی میں حضور پر حملہ کرنا چاہا تھا مگر کامیاب نہ ہو سکے
 حق یقین ص ۱۱۲

چار بتوں سے بیزاری

چار بتوں سے ابوبکر و عمر، عثمان و معاویہ اور چار عورتوں عائشہ، حفصہ، ہند، ام الحکم سے بیزاری چاہنا ہمارا عقیدہ ہے
 ص ۵۳۹

حضرت عائشہ پر حد جاری کی جائے گی

چوں قائم ما ظاہر شود عائشہ را زندہ کند تا بر او زند۔ حق یقین ص ۲۶
 جب ہمارا قائم (ابام بھدی غائب) ظاہر ہوگا تو عائشہ کو زندہ کرے گا تاکہ اسپر حد جاری کرے۔

ابوبکر و عمر کو سولی پر لٹکایا جائے گا

○ امام جعفر امام بہدی (یعنی امام غائب) کے دوبارہ آنے کی تفصیلات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں..... جب وہ مدینہ میں وارد ہونگے تو ان سے ایک عجیب امر ظہور پذیر ہوگا..... وہ یہ کہ..... حضرت ابوبکر و عمر کی نعشوں کو قبروں سے باہر نکال کر ان کے جسم سے کفن کو اتار کر انہیں درخت پر لٹکا کر سولی دی جائے گی..... پھر ان دونوں ملعونوں کو اتار کر بقدرت الہی زندہ کیا جائے گا..... اور پھر انکو سولی پر لٹکا دیا جائے گا اور امام بہدی کے حکم سے زمین سے آگ ظاہر ہو کر انہیں جلا کر رکھ کر دیگی۔ آپ کے شاگرد مفصل نے دریافت کیا اے میرے سردار کیلئے خری عذاب ہوگا..... حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ ایک دن رات میں انکو ہزار مرتبہ سولی پر لٹکایا جائیگا اور زندہ کیا جائے گا۔

حقیق الیقین ص ۳۶-۳۵-۳۴

اصحاب رسول کے بارہ میں خمیستی کا نظریہ

○ اگر بالفرض قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیلئے امام کا (یعنی حضرت علی کا) نام بھی ذکر کر دیا جاتا تو یہ کہاں سے سمجھ لیا گیا کہ اس کے بعد امامت و خلافت کے بارہ میں مسلمانوں میں اختلاف نہ ہوتا۔ جن لوگوں نے حکومت و ریاست کی طمع ہی میں برسہا برس سے اپنے کو دین پیغمبر یعنی اسلام سے دلبرہ کر رکھا تھا اور چپکار رکھا تھا ہوا سی مقصد کیلئے سازش اور پارٹی بندی کرتے رہے تھے ان سے ممکن نہیں تھا کہ قرآن کے فرمان کو تسلیم کر کے اپنے مقصد اور اپنے منصوبے سے دست بردار ہو جاتے جس حیلے اور جس پتیرے

سے بھی انکا مقصد (یعنی حکومت و اقتدار) حاصل ہوتا وہ اس کو استعمال کرتے اور
بہر قیمت اپنا منصوبہ پورا کرتے۔
کشف الاسرار ص ۱۱۳-۱۱۴

○ خمینی صاحب مخالفتہائے البو بکر بالفن قرآن کا باب قائم کر کے لکھتے ہیں

اگر آپ کہیں کہ قرآن میں اگر صراحت کے ساتھ حضرت علی کی امامت و
ولایت کا ذکر کر دیا جاتا تو شیخین (البو بکر و عمر) اس کے خلاف نہیں کر سکتے
تھے اور اگر بالفرض وہ اس کے خلاف کرنا چاہتے تو عام مسلمان قرآن کے
خلاف ان کی اس بات کو قبول نہ کرتے اور نہ ان کی بات چل سکتی (خمینی صاحب
اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ یہ خیال اور یہ نحوش گمانی غلط ہے ہم اسکی پسند
مثالیں یہاں پیش کرتے ہیں کہ البو بکر نے اور اسی طرح عمر نے قرآن کے صریح
احکام کے خلاف کام اور فیصلے کیے اور عام مسلمانوں نے انکو قبول بھی کر لیا
کسی نے مخالفت نہیں کی۔“
کشف الاسرار ص ۱۱۵

○ خمینی صاحب نے ص ۱۱۶ پر مخالفت عمر باقرآن خدا کا باب قائم
کر کے آخر میں حدیث قرطاس کا ذکر کیا ہے اس سلسلہ کلام میں فاروق اعظم
کی شان میں لکھے آخری الفاظ یہ

”ایں کلام یا وہ کہ از اصل کفر و زندقہ ظاہر شدہ مخالف امت بایاتے
از قرآن کریم۔“
کشف الاسرار ص ۱۱۹

اس جلد میں حضرت فاروق اعظم کو مرآتاً کافر و زندیق قرار دیا گیا ہے

عثمان اور معاویہ کے بارہ میں

ہم اسے خدا کی برتشی کرتے اور اسی کو مانتے ہیں جس کے سارے کام

عقل و حکمت کے مطابق ہوں۔ ایسے خدا کو نہیں جو خدا پرستی اور عدالت و بندگی کی ایک عالی شان عمارت تیار کرے اور خود ہی اسکی بربادی کی کوشش کرے کہ یزید و معاویہ اور عثمان جیسے ظالموں پر قیامتوں کو امارت اور حکومت پر دکر دے

کشف الاسرار ص ۱۷

ناظرین کرام! آپ کو ان تین سوالہ جات سے خوب معلوم ہو گیا ہو گا کہ ضیعی صاحب کے نزدیک حضرات شیخین اور حضرت عثمان و معاویہ رضی اللہ عنہم معاذ اللہ کس درجہ کے مجرم ہیں۔



بعض صحابہ لے

خدا و رسول کے حکم سے ہر کشتی و گستاخی کی

ایسے واقعات کتبہ تاریخ میں موجود ہیں کہ جس سے صحابہ کی نافرمانیوں کی واضح افغا

میں نشاندہی ہوتی ہے۔ اور جنگ میں خدا کے رسولؐ کو تھوڑ کر بھاگ جانا صحابہ کے بایں اہل کاعیل تھا۔ بد رہو یا احد خندق ہمزیا خیتبر وغیرہ میں امی گرامی صحابہ مثلاً یثیمین حضرت ابو بکر و عمر رسولؐ کو تہا چھوڑ کر جان بچانے کے لئے حضرت نوحؑ کے بیٹے کی بات پر عمل کیا کہ طوفان آیا تو پہلا پر چڑھ جاؤں گا۔ پہاڑ ہی کا سہارا لیا۔ +

حضرت ابو بکر صدیق رضی

.. اس آیت میں حضرت اول کی کون سی نفیلت کی بات ہے۔ کیونکہ روایات سے جو کچھ مستفاد ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکر کو ساتھ نہیں لے گئے تھے بلکہ وہ بن بولائے آگئے۔ راویوں نے انرا طرہ لفریط کی حکمرانی کا ایک روایت میں مکہ سے روانہ ہوتے وقت حضرت ابو بکر کی بیٹی سے نادر راہ لیا۔ تو اس نے اپنا ازار بند پھاڑ کر رسولؐ کو نادر راہ دیا۔ اور انہیں ذات النطائین کا لقب مل گیا۔ اور باپ نے شلو اور پھاڑ کر سوراخ بند کر کے تو یار غار بن گئے۔ واعجبیہ

غار میں پہنچے ہی اللہ کی نصرت کا عمل شروع ہوا کہ غار کے دروازے پر فرانسلیا پیدا ہو گیا۔ اس پر کہوتروں کے جوڑے نے انڈے دیئے اور دروازہ غار پر مگڑی نے جلا تاق دیا۔ یہ سب ملامت بتاتے ہیں کہ خدا اپنے محبوب کی نئے طرفہ یوں سے مدد فرما رہا تھا لیکن

آنکھوں والا تیرے جو بن کا تماشا دیکھے۔ دشمن تعاقب میں غار کے دروازے پر پہنچا۔ ملامت خداوندی کو دیکھ کر وہیں سو رہا تھا۔ غار سے حضرت ابو بکر نے ان کے پاؤں دیکھے اور رونا شروع کر دیا۔ یہ بلندی ایمان کی ملامت تھی کہ نصرت خداوندی کو دیکھتے ہی یقین نہیں آ رہا تھا کہ رسولؐ بار بار جب چپ کراتے جلتے ہیں اور یہ حضرت میں کہ روئے جاتے ہیں؟

گیارہویں صدی ہجری کو رسولؐ کا وصال ہوا۔ تو حضرت اول رسولؐ کی چھوڑو سکھنا شروع کر سقندنی ساعدہ من خلافت کا معاملہ لے کرتے رہے۔ کان چھوڑے

اور نساد کے بعد حضرت عمر نے ابو بکر کے ہاتھ پر جمعیت کر لی۔ اور کچھ لوگوں نے دیکھا وہ کئی جمعیت کی، جسے اجماع کا نام دیکر پوری امت مسلمہ پر نافذ کر دیا گیا۔ کسی صحابی رسول کو جرات نہیں ہوئی کہ وہ قرآن کریم یا حدیث کا سہارا لیکر حضرت ابو بکر کی خلافت ثابت کرتا۔ تقریباً دو سال تین ماہ مسلمانوں پر فساد رسول کی منشا رکھنے والا حکومت فرماتے تھے خلافت کی میتیں پختے ہی ابی بکر پر ظلم کے دروازے کھول دیئے اور حضرت علیؑ اور رسول خدا کی اکٹوتی بیٹی مسیدہ فاطمہ الزہراءؑ کو ستانا شروع کیا۔ اور ایسی بیٹریوں کو ایذا پہنچانے کا کوئی دقیقہ فرود گذاشت نہ ہونے دیا۔ حتیٰ کہ رسول کی بیٹی کا حق فدک غصب کیا۔ جس پر رسول کی دختر نے احتجاج کیا۔ اور مقدر خود سننے بیٹھ گئے۔ در حالانکہ تو انہیں اسلام کے مطابق انہیں قفسہ فدک کا فیصلہ کرنے کا کوئی حق نہ تھا۔ کیونکہ وہ خود ملزم و مجرم تھے

محمد - حضرت ابو بکر کا جنگ مینن سے بھاگ جانا ناقابل انکار واقعہ ہے۔ وہ اس سے قبل غزوہ احد اور خیبر سے بھی کفار کے خوف سے بھاگ گئے تھے۔ اسی بعد ان اپنی والدہ نالوہ ایک دختر کا مقدر مولوداً سے کر دیا۔ جو رسول کی بقیہ زندگی کے لئے درد سہنی رہیں۔

حضرت عمرؓ

حضرت کا نام عمر کنیت ابو حفص اور کہا جاتا ہے کہ لقب فاروق تھا۔ حضرت عمرؓ کو مسلمانوں کی اکثریت رسول اکرمؐ کا دوسرا ولیفہ تسلیم کرتی ہے۔ حضرت عمرؓ کی ولادت اور اسلام قبول کرنے کے واقعات عجیب ہیں۔ ان کے نسب کے متعلق اصحاب نے نسب اصحاب اور التبع فی نسب الصریح نے تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ ایک نازکی بات کے عنوان سے رقمطراز ہیں کہ حضرت عبدالمطلب کو حبشہ سے ایک حسین کینز جن کا نام صنمک تھا ہدیہ میں ملی تھی۔ وہ حضرت کنی بکر ماں حراما کرتی تھی اور اس کو فعل پد سے محفوظ رکھنے کیلئے حضرت عبدالمطلب

نے چمڑے کی شلوار پہننا رکھی تھی۔ اسی طرح حضرت کے اونٹ پرانے کے لئے ایک غلام تھا۔ جس کا نام نوزل تھا۔ دونوں کی چراگاہیں علیحدہ علیحدہ مقرر کر رکھی تھیں۔ ایک دن نوزل منہا کی چراگاہ میں پہنچ گیا اور اس حسینہ و جمیلہ کو دیکھتے ہی نوزل زلفیہ ہو گیا۔ اور اس کے ادا سے بدل گئے۔ اس نے منہا کو کافی بہلا یا پھسلا یا۔ لیکن وہ مانتی رہی کہ دیکھو مالک نے اس برہمنی سے بچنے کے لئے مجھے چمڑے کی شلوار پہننا رکھی ہے اور اس کا اتارنا مشکل ہے۔ نوزل نے کہا تم راضی ہو جاؤ اس کا بندہ بے بسٹ میرے زخم رہا۔ آخر منہا کو راضی ہو گئی تو نوزل نے ایک ناتھ کا دودھ نکالا اور اس کی مہاگ کو شلوار کے اوپر لگا کر نرم کر لیا اور منہا کے سے کہا کہ اب تم درخت کی تنہی پکڑ کر کھڑی ہو جاؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ تو نوزل نے شلوار کو کھینچا۔ شلوار اتر گئی تو پھر نوزل نے منہا کے برہمنی کی منہا کے اس برہمنی کے ٹمڑ کو ایک لڑکے کی شکل میں ہم دیا۔ مالک کے ڈر سے اُسے کڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ ایک شخص اُسے اٹھائے گیا۔ پالا اور اس کا نام خطاب رکھا۔

خطاب جو ان ہوا تو یہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لایا کرتا تھا۔ اور لکڑیوں کو بازار میں فروخت کر کے گڈر بسر کیا کرتا۔ ایک دن جنگل سے لکڑیاں لینے گیا تو یہاں دیکھا کہ منہا کی بیٹی ہوئی ہے اور اپنی دونوں ٹانگوں کو اس نے آسمان کی طرف اشارہ کیا ہے۔ خطاب نے اُود دیکھا۔ تاؤ نورا پھلانگ لگائی اور منہا کی ٹانگوں کے درمیان پہنچ گیا۔ خطاب نے منہا کے سے جو رشتہ میں اس کی ماں ہوتی فعل بہ کار تکب کیا۔ تو منہا کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اس لڑکی کو بھی سردار کے ڈر سے کڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ اس کو ہشام اٹھائے گیا۔ خطاب کا ہشام کے ماں آنا یا ناقایہ لڑکی جب جو ان ہوئی تو خطاب نے ہشام سے اس کا رشتہ مانگا تو ہشام راضی ہو گیا۔ خطاب شادی کر کے اس کو گھر لایا۔ کچھ مدت کے بعد اس کے بطن سے لڑکا پیدا ہوا جس کا نام خطاب نے لکڑی رکھا۔ اب ماں بیٹے اور باپ کا بھینب لکڑیوں نے خود ملاحظہ کریں کہ ماں بیٹے اور باپ کے کیا کاشتے بنتے ہیں۔

حضرت عثمانؓ

مورخین کا کہنا ہے کہ حضرت عثمان کی ولادت واقعہ فیل کے پوس سال بعد طیب کے مقام پر ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق حضرت ابوبکر نے پنہاں کی تو اسلام قبول کیا۔ اور کلمہ اسلام پڑھتے وقت عمر تیس سال تھی اور آپ سے پہلے کافی لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے۔ بسن علماء ہجرت نے رسول خدا کی حیثیت و مقام گرتے ہوئے یہاں تک غلو کیا ہے کہ رسول خدا نے بکے بعد دیگرے اپنی دو بیٹیوں کا عقد حضرت عثمان سے کر دیا۔ جو ایک انسان سے زیادہ حقیقت نہایتنا۔ بہر حال لوگوں کے لئے یہ معروضہ زیاد آتا ہے۔

دل کے پہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

اسلام کی پانچ فطیمہ بگوں میں کوئی نیلایاں کا نام انجام نہیں دیا

حضرت طلحہؓ

نبی تمیم سے تھا۔ حضرت ابوبکر کا داماد تھا اور حضرت عائشہ کا بہنوئی تھا۔ انتہائی غلیظ ذمیت کا مالک تھا۔ علماء کا بیان ہے کہ رسول کی زندگی میں کہا کرتا تھا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے ہم عقد کریں گے۔ غالباً اس آیت البنی العلیا المؤمنین من انفسہم وازواجہم امہاتہم کا نزول اسی وجہ سے ہوا کہ نبی مومنوں کے نفسوں کے حاکم ہیں۔ اور نبی کی بیویاں مومنین کی مائیں ہیں اپنے منہ موم ارادہ میں ناکام رہا۔ لیکن بد بانی جو فطرت میں داخل تھی رنگ لائی اور اس حسرت کو پورا کرنے کے لئے رسول کی پادریوں کی بہنوں سے عقد کیا۔ امہ کلثوم خواہر حضرت عائشہ۔ بارعہ بنت ابی سفیان، خمار ام حبیبہ مسہبہ بنت جحش، خواہر زینب اور رقیہ بنت ابی العہد خواہر ام سلمہ۔ امابہ بنت ان پادریوں سے عقد کیا تو حضرت رسول خدا کے ہم زلف کہلائے اسی لئے اپنے کو عقداہ فلانت سمجھتے رہے۔ جنگ طحہ و زبیر کی سازشوں کا نتیجہ تھی۔ جس کا ذکر زبیر کے حالات میں ہو چکا ہے

نوٹ: وقارین محکم در یہ وہ عبادت ہیں جو حال ہی میں کراچی سے شائع ہونے والی کتب اصحاب رسول کی کہانی قرآنی وحدیث کی زبانی اسے نقل کی گئی ہیں اب آپ خود فیصلہ کریں

انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے

اغراض و مقاصد

- ۱۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور اکرم کی ختم نبوت کا ثبوت کا ثبوت قائم کرنا۔
- ۲۔ مقام اصحاب رسول کی اشاعت کے لیے ممکنہ کوشش جاری رکھنا۔
- ۳۔ نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کے لیے سعی کرنا۔
- ۴۔ رد ورافضیت کیلئے سبھروپ کاروائی عمل میں لانا۔
- ۵۔ نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا۔
- ۶۔ خلافت اسلام کا رد انہوں کی روک تھام کے لیے کوشش کرنا۔
- ۷۔ شہری و دیہی سطح کے مخصوص مسائل میں دلچسپی لینا۔
- ۸۔ سنی مکاتب فکر کے اتحاد کی پُر غلوس کوشش کرنا۔

اس کتابچہ میں دیئے گئے حوالہ جات کو اصل کتب میں ملاحظہ کرنے اور
خط و کتابت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل ایڈریس پر رجوع فرمائیں

دفتر انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کراچی

جامعہ محمودیہ مدینہ گلشن حبیب سیکٹر ۱۵، اے۔ ۳، بفرزدان نارنگھ کراچی
۲ روپے، اشاعت - ۲۰۰۲، فون ۸۶۵۰۴۱۸